اشاعت نمبر: ۲۳ سلسلہ مطالعہ قرآن تاریخ: یکم ذی القعدہ ۱۴۴۵

تحدیث نعمت کا بڑھتا ہوا دائرہ

بندے پر ضروری ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرے، اور ہر ممکن طریقے سے ادا کرے، ادائے شکر کے بہت سے طریقے ہیں، جن میں ایک معروف طریقہ تحدیث نعمت کا بھی ہے، ارشاد باری ہے:

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ [سورۂ ضحیٰ: 11]

یعنی اپنی رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

تحدیث نعمت کا یہ مطلب ہے کہ بندہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا برملا اظہار کرے، اور اپنے طرز حیات سے بطور خاص اپنے قول و عمل اور خوراک و پوشاک سے اس بات کی شہادت دے کہ اللہ نے بے انتہا نعمتوں سے نوازا ہے، بڑی خوش حال اور اطمینان بخش زندگی عطا فرمائی ہے۔ کسی کو دوسرے کی نیت پر شک کرنے کی اجازت نہیں، تاہم دیکھنے، سننے سے جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ جب کسی کو اپنی تعریف کرنا ہوتی ہے، یا دوسروں کو اپنی خدمات سے آگاہ کرنا مقصود ہوتا ہے تو تحدیث نعمت کا خوب صورت لیبل لگا کر تعریف و توصیف کا سلسلہ شروع کر دیا جاتا ہے، بسا اوقات یہ سلسلہ اس قدر دراز ہو جاتا ہے کہ تحدیث نعمت کا دور دور تک پتا ہی نہیں رہتا۔ اسی لیے بطور تحدیث نعمت کچھ کہنے یا لکھنے سے پہلے درج ذیل امور پر توجہ لازم و ضروری ہے۔

1- تحدیث نعمت کا تعلق صرف زبان سے نہیں، بلکہ زبان اور دل دونوں سے ہے، اسی لیے بطور تحدیث نعمت کچھ کہنے سے پہلے دل کا جائزہ لینا ضروری ہے، اگر واقعی دل میں تحدیث نعمت کے نیک جذبات کار فرما ہوں، دل کے گوشے گوشے سے ﴿وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً﴾ کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں، اور انگ انگ اس بات کی شہادت دے رہا ہو کہ ﴿وَ مَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ﴾ تو زبان سے بطور تحدیث نعمت کچھ کہنے کا جواز فراہم ہو جاتا ہے، اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے، یعنی دل میں داد خواہی کے جذبات ہیں، اور زبان پر تحدیث نعمت کا خوب صورت استعارہ ہے تو ایسے افراد کو ہوش کے ناخن لینا چاہیے، اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ:

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔ [سورۂ غافر:۱۹]

یعنی اللہ آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے پوشیدہ راز کو جانتا ہے۔

قیامت کے دن سب کا حساب ہوگا، اور ہر ایک کو سزا و جزا کے مراحل سے گزرنا ہوگا۔

2- تحدیث نعمت کا معنی ہے: اللہ کی نعمت کا تذکرہ، لہٰذا جب بھی بطور تحدیث نعمت کچھ بیان کیا جائے تو اللہ اور اس کی نعمتوں کا ذکر کیا جائے، اور

اسی پر اکتفا کیا جائے، اور اگر کسی وجہ سے اپنا ذکر ناگزیر ہو تو اللہ اور اس کی نعمتوں کا ذکر اصالۃً اور حقیقۃً کیا جائے، اور اپنا ذکر ضمناً اور تبعاً کیا جائے۔

قرآن کریم نے بڑے واضح الفاظ میں بیان فرما دیا ہے کہ تحدیث نعمت کا اسلوب کیا ہونا چاہیے، اور تحدیث نعمت کے باب میں صالحین کا طرز عمل کیسا رہا ہے، قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے تحدیث نعمت کا ذکر کچھ اس طرح ہے:

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ وَ وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۞ ۔ [سورۂ نمل: ۱۵-۱۶]

یعنی ہم نے داؤد و سلیمان کو علم سے نوازا، تو انھوں نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی، اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا، اور کہا کہ ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی، اور ہمیں ہر شے سے حصہ دیا گیا، یہ سراسر فضل الٰہی ہے۔

ان آیات کے مطابق حضرات داؤد و سلیمان علیہم السلام نے بطور تحدیث نعمت بیان فرمایا کہ انھیں خلق خدا پر فضیلت دی گئی، انھیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی، اور ہر شے سے حصہ دیا گیا، لیکن انداز بیان دیکھیں کہ شروع میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، اور اخیر میں اس کے فضل و کرم کا ذکر فرمایا، اور کسی نعمت کے حوالے سے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے یہ کیا، ہم نے وہ کیا، بلکہ ہر نعمت کی نسبت اللہ کی جانب کی، اور کہا کہ اللہ نے فضیلت بخشی، اللہ نے سکھایا، اور اللہ نے ہر نعمت سے نوازا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تحدیث نعمت میں منعم اور اس کی نعمتوں کا ذکر ہوتا ہے، اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو منعم علیہ ذکر ہو سکتا ہے، لیکن ضمناً اور تبعاً۔

3- قرآن کریم نے جہاں تحدیث نعمت کا حکم دیا وہیں اس بات کی بھی تعلیم دی کہ اپنی زبان سے اپنی تعریف مت کرو، کیونکہ اللہ سب کے ظاہری اور باطنی احوال سے باخبر ہے، اللہ جل وعلا کا ارشاد ہے:

فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۔ [سورۂ نجم: ۳۲]

یعنی اپنی زبانی اپنی پاکی مت بیان کرو، وہ متقی بندوں کو خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں خود ستائی یعنی اپنی زبان سے اپنی ہی تعریف کرنے، اور اپنی نیکیوں کا چرچا کرنے سے منع کیا گیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کو بخوبی معلوم ہے کہ کون قابل تعریف ہے، اور کون تقوی شعار ہے۔

اگر کوئی نیک اور پرہیزگار ہے تو اجر و ثواب کا مستحق ہے، اگرچہ دنیا میں اس کے علم و فضل اور زہد و ورع کا کوئی خطبہ پڑھنے والا نہ ہو، اور اگر کوئی عند اللہ قابل تعریف نہ ہو تو لاکھ اس کی تعریف کی جائے، کچھ بھی حاصل نہیں، لہٰذا کسی بھی کام کی بنیاد تعریف و توصیف پر نہ رکھی جائے، بلکہ اللہ کی رضا جوئی اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی خوشنودی پر رکھی جائے، اور تحدیث نعمت کا دائرہ اتنا بھی وسیع نہ کر دیا جائے کہ خود بینی اور تعریف پسندی کا شبہ ہونے لگے۔ اللہ تعالی ہم سب کو حسن عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه أجمعين وبارك وسلم، برحمتك يا أرحم الراحمين